Presented By: https://jafrilibrary.com

امامت پر اٹھائے جانے والے شبہات کے جوابات

مصنف : استاد شعبان داداشی

ترجمہ : شعبہ علمی و تحقیقی ادارہ امید

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست مطالب

شبہات

پہلا شبہ

دوسرا شبہ

حاکمیت میں وحدت

شبہ سوم

۱۔اسامہ بن زید کی فوج میں شامل ہونے سے انکار

۲۔پیامبر اسلام (ص) کو وصیت لکھنے سے روکا گیا

۳۔پیامبر (ص) کی اجازت کے بغیر ان کی جگہ نماز پڑھانا

۴۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر اصحاب کی کھلی مخالفت کرنا

۵۔ فتح مکہ کے روز، روزہ افطار کرنے کی مخالفت

چوتھا شبہ

شبہ پنجم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالی

پاکستانی معاشرہ، اجتماعی حوالہ سے پیچیدہ ترین معاشرہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ہر قسم کی سازش خواہ وہ وطن کے خلاف ہو یا وحدت مسلمین کے خلاف ہو، اس معاشرے میں پنپ رہی ہے ۔ خصوصاً مکتب تشیع کے خلاف دشمنان اہل بیت کسی بھی سازش سے دریغ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے اسی ضروت کے پیش نظر مکتب تشیع کی اساس امامت کے نظریہ کے خلاف شبہات، جو معاشرے میں پھیلائے جا رہے ہیں، کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ خدا ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شبہات:

پہلا شبہ:

۱۔ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خلیفہ کو انتخاب کرنے کا حق صرف خدا ورسول (ص) کو ہے اور لوگوں کو ہر حال میں اس انتخاب کو قبول کرنا چاہیے۔ آیا یہ جبر اور زبردستی نہیں ہے کہ جو تعلیمات اسلامی کے خلاف ہے کہ جو جبر کو مکروہ و غلط سمجھتا ہے۔

القرآن: " لا اکراہ فی الدین "۔

جواب:

آیہ شریفہ لِااکراہ فِی الدِینِ قد تبین الرشد مِن الغیِ فمن یکفر بِالطاغوتِ ویؤمِن بِاللہِ فقداستمسک بِالعروۃِ الوثقیٰ لاانفِصام لہا و

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ سمیع علیم (بقرہ۲۵۶)) دین میں کوئی جبر واکراہ نہیں یقینا ہدایت اور ضلالت میں فرق نمایاں ہو چکا ہے، پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے یقیناً اس نے نہ ٹوٹنے والا مضبوط سہارا تھام لیا اور اللہ سب کچھ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے)

یہاں زور وزبردستی سے ایمان کسی پر تھوپنے کی مذمت کی جا رہی ہے اور ہمیں یہ پتہ ہے کہ ایمان دل کا معاملہ ہے اور دلوں کے معاملات زور وزبردستی سے پیدا نہیں کیے جا سکتے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی سے زبردستی ایمان کا اقرار کرالیا جائے لیکن کسی بھی صورت زبردستی ایمان دل میں اتارا اور باقی نہیں رکھا جاسکتا۔ دوسری طرف ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ انسان اس دنیا میں بااختیار خلق ہوا ہے اور اس روشنی میں ایمان کو بھی اس نظام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہستی میں عقل وتدبر کے ساتھ مربوط ہونا چاہیے۔ عقل اور یکتا پرستی کی فطرت سے درست راستہ کو انتخاب کیا جاسکتا ہے اور درست راستہ پر ایمان بھی رکھا جاسکتا ہے۔درج ذیل آیہ شریفہ اسی نکتہ پر روشنی ڈالتی نظر آتی ہے۔

لِا اکراہ فِی الدِینِ قد تبین الرشد مِن الغیِ فمن یکفر بِالطاغوتِ و یؤمِن بِاللہِ فقد استمسک بِالعروۃِ الوثقیٰ لا انفِصام لہا واللہ سمیع علیم)بقرہ (265

''لااکراہ فی الدین'' کے بیان کے بعد اِس جملہ کے مقصد کو "قد تبین الرشد من الغی کی روشنی میں بیان کیا جارہا ہے یعنی ہر شخص یہ قدرت رکھتا ہے کہ درست و نادرست راہ کو پہچان سکے، اپنی عقل کی مدد سے راہ رشد یعنی درست راہ اور خدا کے انتخاب کو اختیار کرے، "عروالوثقی "یعنی خدا کی سب سے مضبوط رسی کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھام لے۔اس طرح وہ نجات پا جائے گا۔ یہ محال ہے کہ کوئی شخص عقل سلیم رکھتا ہو اور خدا پر دل سے ایمان نہ رکھے۔ایسی صورت میں اس کا دل ضرور خدا کی حقانیت کی گواہی دیگا۔جب کوئی شخص دل سے با ایمان ہو گیا اور خدا کی صفات مثلاً اس کے حکیم ہونے،اس کے عادل ہونے یا اس کے ہادی (ہدایت کرنے والا) ہونے کو دل سے تسلیم بھی کر لیا تو پھر لازم ہے کہ وہ شخص خدا اور اس کے رسول (ص) کے احکامات پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہو۔اس میں شک نہیں ہے کہ خدا اور رسول (ص) کے سامنے اس طرح سر تسلیم خم کرنا عقل کا تقاضہ ہے اور یہ عین ایمان ہے کہ اختیار و آزادی سے اِس کی طرف بڑھا جائے۔

من یطِعِ الرسول فقد اطاع اللہ (نسائ 80)

(جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃِ اولیٰ واقمن الصلاۃ وآتین

الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ اِنمایرید اللہ لیذہب عنکم الرِجس اہل

البیتِ ویطہرِکم تطہیرا) احزاب (33

)اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح

اپنے آپ کو نمایاں کرتی نہ پھرو نیز نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ کا ارادہ بس یہی ہے

ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت ! آپ سے دور رکھے اور آپ کو

ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے)

ماافاء اللہ علیٰ رسولہِ مِن اہلِ القریٰ فللہِ وللرسولِ ولذِی القربیٰ و

الیتٰمیٰ والمسٰکینِ وابنِ السبیلِ کی لایکون دولۃ بین الاغنیاءِ منکم وما

اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا واتقوااللہ اِن اللہ شدید

العِقاب (حشر 7)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(اللہ نے ان بستی والوں کے مال سے جو کچھ بھی اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے وہ اللہ اور رسول اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے اور رسول جو تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جا اور اللہ کا خوف کرو، اللہ یقیناً شدید عذاب دینے والا ہے)

یا یہاالذین آمنوا أطیعوا اللہ و رسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون

(انفال /20)

(اے ایمان والو ! اللہ اور اس کے رسول (ص) کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد تم اس سے روگردانی نہ کرو)

اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پیامبر (ص) کا خود اپنے خلیفہ کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انتخاب کرنا اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور نماز، جہاد، روزہ، زکواۃ، خمس اور دسیوں دیگر احکام کی بجاآوری کا پابند کرنا آزادی کے خلاف ایک جبری عمل ہے۔ کیونکہ لوگوں نے خود قرآن اور رسول (ص) اور دوسرے دین کے احکامات کو اپنے لیے خود انتخاب نہیں کیا ہے اور اس طرح کی دلیل لانا کہ رسول کی طرف سے خلیفہ مقرر کرنا زور وزبردستی ہے، بالکل ایک خلاف عقل بات ہے۔ جب عقل خداوند متعال کو اور اس عالم کو بہترین خلقت کے نظام کے طور پر قبول کرتی ہے اور خدا کی اطاعت کرنے کو انسانیت کی نجات کا ذریعہ سمجھتی ہے تو پھر عقل کا یہ تقاضہ ہے کہ خدا کی ہر بات کے سامنے بہ رضا ورغبت سر تسلیم خم کیا جائے۔

جب خداوند متعال نے رہبروں اور حکومت کرنے کے اہل لوگوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی پہچان کرائی ہے تو پھر لوگوں پر لازم ہے کہ ان کی اطاعت کریں اور ان کی حکومت کو دل و جان سے مانیں۔ ایسی اطاعت کو ہر گز زور و زبردستی سے تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

اِنما ولیکم اللہ و رسولہ والذین ءامنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یؤتون الزکوۃ و ہم راکعون (مائدہ (55/

(تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکو دیتے ہیں (

یا یہا الذین ءامنوا أطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولِی الامرِ منکم فاِن تنٰزعتم فی شیءٍ فردوہ اِلی اللہِ و الرسولِ اِن کنتم تؤمِنون بِاللہِ و الیومِ الآخِرِ ذٰلک خیر و احسن تأویلًا (النسائ/ (59 (اے ایمان والو ! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہو گا (

یا جیسا کہ خود پیامبر اکرم (ص) نے فرمایا: " من اطاعنی فقد اطاع اللہ و من عصانی فقد عصی اللہ و من اطاع علیا فقد اطاعنی و من عصی علیا فقد عصانی''(1)

رہبر کے انتخاب کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ یا تو خدا و رسول (ص) انتخاب کریں یا لوگ اپنی رائے (Vote) دے کر رہبر کا انتخاب کریں۔ دوسری بات یہ کہ اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ایک شخص بھی کسی کی خلافت کے لیے اس کی بیعت کرے تو خلافت نافذ ہو جائے گی۔ اب اہل سنت کے اس اعتقاد کے لیے کیا یہ نہیں کہا جائے گا کہ باقی لوگوں کا ایسے خلیفہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی اطاعت پر مجبور ہونا کہ جو صرف ایک شخص کی بیعت سے خلیفہ بنا ہے، زور وزبردستی ہے؟ یا مغرب کی جمہوریت کہ جس میں کبھی 30% لوگ ووٹ دیتے ہیں کبھی 40% اور کبھی 50% تو جو لوگ Vote نہیں دیتے تو ان پر مثلا Prime Minister کی حکومت کی اطاعت کو لازم قرار دینا زور زبردستی نہیں ہوگی؟

اب ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ اس بات کو قبول کرلیں۔ کیونکہ سوسائٹی (معاشرہ) پر ایسے حکمران کا کہ جس کو لوگوں نے انتخاب نہیں کیا ہے، حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پس معاشرہ خلیفہ یا رہبر یا امام کے بغیر رہے انسانی فطرت اور (Society) معاشرے کے تقاضوں سے متصادم بات ہے۔ جیسا کہ کہا گیا کہ جب خدا اپنے بندوں کے لیے حاکم کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

منتخب کرتا ہے تو اس میں کسی بھی قسم کی زور و زبردستی نہیں ہے لیکن جب عوام اپنے لیے حاکم کو منتخب کرتے ہیں تو اس میں زور و زبردستی ہے کیونکہ مخلوق کو مستقل طور پر لوگوں پر حکومت کرنے کا حق نہیں ہے۔

ان نکات بالا کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ جناب عمر کا ابو بکر کو منتخب کرنا زور و زبردستی کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور اس طرح جناب ابو بکر کی جانب سے خلیفہ کے لئے عمر کو نامزد کرنا بھی زور و زبردستی پر مبنی عمل تھا۔ اسی طرح جناب عثمان کا انتخاب چھ لوگوں کی شوریٰ کے ذریعہ بھی زور و زبردستی و اجبار ہے اور اسلحہ کے زور پر معاویہ کا مسلط یا اس کا اپنے ناہنجار بیٹے یزید کو بزور طاقت جانشین مقرر کرنا بھی زبردستی کا مظہر ہے۔

ازیں قبیل بنی امیہ اور عباسیوں اور ترکوں کی موروثی حکومتیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ جن کو اہل سنت برادران صحیح و جائز مانتے ہیں سب کی سب زور وزبردستی، اجباری اور طاغوتی تھیں کہ یہ تمام حکومتیں اسلام کی نظر میں غلط تھیں۔ اسلام آزادی کا دوست اور زور وزبردستی کا دشمن ہے۔

اگر بالفرض ہم اس اعتراض کو قبول کرلیں کہ اسلام کے احکامات اکراہ اور زور وزبردستی کے حامی ہیں یہاں تک کہ خدا اور رسول کی طرف سے کسی کو منتخب کرنا بھی زور وزبردستی ہے تو پھر درج ذیل آیات کہ جو حکم دے رہی ہیں جہاد کا اس ااعتراض کی رو سے اجبار وزور وزبردستی کی ہی علامت قرار پائینگی۔

وقٰتلوھم حتیٰ لا تکون فِتنۃ ویکون الدِین لِلہِ فاِنِ انتھوا فلا عدوان اِلا علیَ الظٰلِمین (بقرہ ۱۹۳)

)اور تم ان سے اس وقت تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہی کے لیے ہو جائے، ہاں اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو گی)

یا یہاالنبی جٰھِدِ الکفار و المنٰفِقین و اغلظ علیھِم و ماوٰاھم جہنم و بِئس المصیر (التوبہ ۷۳)

)اے نبی ! کفار اور منافقین سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے(

فلا تطعِ الکٰفرین وجٰھِد ھم بِہٖ جِہادا کبیراً (فرقان ۵۲)

)آپ کفار کی بات ہرگز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے ان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جہاد کریں(

و جاھِدوا فِی اللہِ حق جِہادِہٖ ہو اجتبٰکم و ما جعل علیکم فِی الدِینِ مِن حرج مِلۃ ابیکم اِبراھیم ہو سمٰکم المسلِمین مِن قبل و فی ھذا لیکون الرسول شہیداً علیکم و تکونوا شہداء علیَ الناسِ فاقیموا الصلاۃ و آتوا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الزکٰوۃ واعتصموا باللہِ ہو مولٰکم فنعم المولیٰ و نعم النصیر (الحج ۷۸)

)اور راہ خدا میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین کے معاملے میں تمہیں کسی مشکل سے دوچار نہیں کیا، یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس (قرآن) سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسول تم پر گواہ رہے اور تم لوگوں پر گواہ رہو، لہٰذا نماز قائم کرو اور زکواۃ دیا کرو اور اللہ کے ساتھ متمسک رہو، وہی تمہارا مولا ہے سو وہ بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے(

یا یہاالنبی حرِض المؤمنین علی القتال اِن یکن مِنکم عِشرون صابِرون یغلِبوا مِاتَتین واِن یکن مِنکم مِاۃ یغلِبوا الفاً مِن الذین کفروا بِانہم قوم لا یفقھون (انفال ٦٥)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(اے نبی ! مومنوں کو جنگ کی ترغیب دیں، اگر تم میں بیس صابر (جنگجو) ہوں تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سو افراد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں (

ملعونین اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلا (احزاب ٦١)

(لعنت کے سزاوار ہوں گے، وہ جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح سے مارے جائیں گے (

وان نکثوا ایمٰنھم من بعد عہدہم و طعنوا فی دینکم فقٰتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمٰن لہم لعلہم ینتہون (التوبہ ١٢)

(اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین کی عیب جوئی کرنے لگ جائیں تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو، کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید وہ باز

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آجائیں)

اگر ہم یہ کہیں کہ یہ مشرکین کو قتل کرنے کے احکامات اس لیے ہیں کہ خدا کے دین کی حکمرانی ہو اور لوگ دین کو قبول کریں، تو اس طرح بھی اس آزادی پر حرف آتا ہے جسے معترضین بطور دلیل سامنے لاتے ہیں۔ اگر معترضین کی یہ بات مان لی جائے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ خدا کی کتاب میں تناقض (اختلاف) پایا جاتا ہے کہ ایک طرف اس میں کہا جارہا ہے ''لا اکراہ فی الدین ''اور دوسری طرف '' قاتلواھم ''اور یوں ایسی کتاب کہ جو تناقض رکھتی ہے معجزہ نہیں ہو سکتی۔

اس قسم کے اشکالات اور مغالطوں سے بچنے کے لیے ''لا اکراہ فی الدین'' کی ہماری یہ تفسیر قبول کرنی ہو گی کہ خدا اور رسول پر ایمان لانا قلبی معاملہ ہے اور اس کی جڑ عقل ہے کہ جو اپنے اختیار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے ایمان کو قبول کرتی ہے۔ چنانچہ خدا کے احکامات مثلاً جہاد وغیرہ کی اطاعت بھی اسی ایمان کا حصہ ہے۔ یعنی اگر لوگ چاہتے ہیں کہ اس ایمان کی حفاظت کریں اور دوسری اقوام کی طرف سے اس ایمان کی قبولیت کے راستہ میں کھڑی کی گئی رکاوٹوں کو دور کریں تو پھر خدا کے حکم کے مطابق کفر کی جڑوں کو کاٹنا ہوگا تاکہ ایمان کی راہ میں کھڑی کی گئی رکاوٹیں دور ہوں۔ یہ حکم عادل اور حکیم خدا کا ہے اور اس میں آزادی کی ہر گز کوئی نفی نہیں پائی جاتی۔

پس ثابت ہوا کہ امام کا منتخب کرنا خدا اور رسول کی طرف سے زور و زبردستی نہیں ہے اور نا ہی لوگوں پر زبردستی کسی امام کو تھونپنا ہے بلکہ ائمہ کی حاکمیت اور ولایت کو قبول کرنا ہی عین آزادی ہے جسے مکلفین اپنے اختیار اور عقل سے قبول کرتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسرا شبہ:

خدااوراس کے رسول (ص) کی طرف سے امام کاانتخاب منطق کے بغیر تھایااس طرح کاانتخاب ایک خاندان میں امامت کو موروثی کرنے جیسا تھا۔اور اگریہ مان لیا جائے کہ خدا نے ایک ہی خاندان میں امامت کو رکھاتو پھراس وراثت کااس موروثی بادشاہت سے کیافرق ہوگا؟جبکہ یہ سوال اس موقف کے ساتھ بے محل ہوگاکہ لوگوں کواپنے خلیفہ کے انتخاب میں آزاد ہونا چاہیے؟

جواب:

سنی وشیعہ، دونوں نے اسلامی معاشرہ میں رہبر کی ضرورت کو لازمی قرار دیا ہے۔ شیعہ اس ضرورت کو ضرورت عقلی کہتے ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ جو خدا اور رسول (ص) کی طرف سے معین کیا جاتا ہے۔
سنی اس کو ضرورتِ نقلی کہتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہے
کہ امام کا انتخاب کرنا لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ شیعوں کے
دلائل کہ امام کا معین کرنا خدا اور رسول (ص) کی ذمہ داری
ہے، درج ذیل ہیں:

حاکمیت میں وحدت:

حاکمیت میں وحدت اس بات کی طرف سوچنے پر مجبور کرتی ہے
کہ خداوند، خالق، مالک اور رب ہونے کی وجہ سے حقیقی معنوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں حکومت کرنے کا حق اور سارے جہاں پر تصرف رکھتا ہے۔ وہ اس حکومت کرنے کے حق کو اس زمین پر اپنے نبی اور ولی کو دے سکتا ہے اور یوں خدا کی پیروی میں نبی اور ولی بھی جہان میں تصرف اور امر و نہی کا حق رکھتے ہیں۔

قُلِ اللّٰھم مٰلِکَ الملکِ تؤتی الملک من تشاء و تنزِعُ الملک مِمن تشاء و تعزِ من تشاء وتذِل من تشاء بِیدِکَ الخیر اِنک علیٰ کلِّ شیئٍ قدیر (اٰلِ عمران 26):

(کہہ دیجیے اے اللہ ! (اے) مملکت (ہستی) کے مالک تو جسے چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (

النبِی اولیٰ بِالمؤمِنین مِن انفسِھِم وازواجہ امھاتھم واُولوا الارحامِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بعضھم اولیٰ ببعضٍ فی کِتابِ اللہِ مِنَ المومِنین والمھٰجِرین اِلّا ان تفعلوا اِلیٰ اولیا ئکم معروفاً کان ذالک فی الکِتابِ مسطوراً (الاحزاب 6)

(نبی مومنین کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہے اور نبی کی ازواج ان کی مائیں ہیں اور کتاب اللہ کی رو سے رشتے دار آپس میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے)

یا یہا الذین آمنوا طیعوا اللہ و طیعوا الرسول و اُولِی الامرِ منکم فاِن تنازعتم فی شیئٍ فردوہ اِلی اللہِ والرسول اِن کنتم تؤمنون باللہِ و الیومِ الآخِرِ ذلک خیر و احسن تاویلا (النسائ ۵۹)

(اے ایمان والو ! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو پھر اگر تمہارے درمیان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی بات میں نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہو گا(

ان آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ کسی کو بھی خدا کے علاوہ دوسروں پر حکومت کرنے اور دوسروں کو اپنی اطاعت کی طرف دعوت دینے کا حق نہیں ہے۔

۔قرآن میں خداوند کی صفات میں سے ایک صفت خلیفہ کا انتخاب ہے۔

واِذ قال ربّک لِلملائکۃ اِ ِنّی جاعِل فی الارضِ خلیفۃ قالوا اتجعل فیھا من یفسِد فیھا ویسفکِ الدِماء و نحن نسبح بحمدک و نقدِس لک قال اِنّی اعلم مالا تعلمون (البقرہ ۳۰)

)اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا؟ جب کہ ہم تیری ثنا کی تسبیح اور تیری پاکیزگی کا ورد کرتے رہتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: (اسرار خلقت بشر کے بارے میں) میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (

وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاہِیمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّہُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظَّالِمِیْنَ (البقرۃ ۱۲۴)

)اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند کلمات سے آزمایا اور انہوں نے انہیں پورا کر دکھایا، ارشاد ہوا: میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا: اور میری اولاد سے بھی؟ ارشاد ہوا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا
)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یا داوودِ انا جعلنٰک خلیفۃً فی الارضِ فاحکم بین الناسِ بالحقِ ولا تتبعِ الھویٰ فیضِلک عن سبیلِ اللہ اِن الذین یضِلون عن سبیلِ اللہِ لھم عذاب شدید بِما نسوا یوم الحِسابِ (ص ۲۶)

)اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور خواہش کی پیروی نہ کریں، وہ آپ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی، جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے یوم حساب فراموش کرنے پر یقینا سخت عذاب ہو گا(

ام یحسدون الناس علیٰ ما آتاھم اللہ مِن فضلِہٖ فقد آتینا آلِ براھیم الکِتاب والحِکمۃ وآتیناھم ملکاً عظیماً (نسائ ۵۴)

)کیا یہ (دوسرے) لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو ہم نے آل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی (

وجعلنا ہم اِئمۃ یہدون بِامرِ نا و واحینا اِلیہِم فِعل الخیراتِ واِ قام الصلاۃِ وایتاء الزکوۃاِ وکانوالنا عابِدین (انبیائ ۷۳)

)اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے نیک عمل کی انجام دہی اور قیام نماز اور ادائیگی زکواۃ کے لیے ان کی طرف وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے (

ونرید ان نمن علی الذین استضعِفوا فِی الارضِ و نجعلہم ائِمۃ و نجعلہم الوارِثین (قصص ۵)

"(اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم انہیں پیشوا بنائیں اور ہم انہی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو وارث بنائیں)

فھزموھم باِ ذنِ اللہِ و قتل داوود جالوت و ءاتاہ اللہ الملک والحِکمۃ وعلمہ مِما یشاء ولولا دفع اللہِ الناس بعضھم بِبعض لفسدتِ الارض و لکِن اللہ ذو فضل علی العالمین (بقرۃ ۲۵۱)

(چنانچہ اللہ کے اذن سے انھوں نے کافروں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں سلطنت و حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا انہیں سکھا دیا اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کا بعض کے ذریعے دفاع نہ فرماتا رہتا تو زمین میں فساد بر پا ہو جاتا، لیکن اہل عالم پر اللہ کا بڑا فضل ہے)

قال ربِ اغفِرلی وہب لی ملکًا لا ینبغی لِاحد مِن بعدی اِنک انت الوہاب (ص ۳۵)

)کہا: میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر جو میرے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو، یقیناتو بڑا عطا کرنے والا ہے(

مندرجہ بالا اور دوسری آیتوں میں خلیفہ کا انتخاب کرنا خدا کے اوصاف ہیں ایک وصف شمار کیا گیا ہے۔ اور لوگوں کے ذریعہ خلیفہ کو منتخب کیے جانے کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ خداوند اپنے علم سے یہ جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے کیا صحیح ہے اور کون اس کی اس دنیا میں جانشینی اور دین خدا کو زمین پر نافذ کرنے کی شرائط رکھتا ہے۔ ان شرائط میں معصوم ہونا، اعلم اور افضل ہونا شامل ہیں اور صاف ظاہر یہ کہ یہ اوصاف کسی بھی شخص میں اگر موجود ہوں تو یہ اس کے باطن میں موجود ہوں گی اور ان اوصاف کو پھر وہی پہچان سکتا ہے کہ جو خود تمام حقیقتوں کا عالم ہو۔ کس طرح لوگ ان اوصاف کو پہچان سکتے ہیں جبکہ وہ خود

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صرف ظاہر کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کی نگاہ سطحی ہے اور یہ سطحی نگاہ بہت آرام سے فریب کار افراد سے دھوکہ بھی کھا جاتی ہے۔

امامت جو کہ اِس زمین پر خدا کی خلافت ہے اور امام کا وظیفہ (مشن) انسانوں کے درمیان خدا اور اس کے دین کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے۔ امامت اور امام کا انتخاب خدا کے کاموں میں سے ایک کام ہے کہ وہ بلند ترین معیار کے مطابق اپنا نمائندہ اور خلیفہ اس سرزمین پر منتخب کرے اور اس انتخاب میں عام لوگوں کا کوئی کردار نہیں ہے اور ان پر فرض ہے کہ خدا کے انتخاب کیے ہوئے ایسے معصوم اور الٰہی انسانوں کی اطاعت کریں۔

بس خدا کے ذریعہ خلیفہ کے انتخاب کی مضبوط عقلی اور نقلی دونوں دلیلیں موجود ہیں اور یہ بات کہ خدا اور رسول (ص) نے عام لوگوں پر چھوڑ دیا تھا وہ کہ اپنے لیے خلیفہ خود منتخب کرلیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عقلی اور نقلی دلیل سے عاری ہے۔اس طرح کے اعتراض کرنے والے کو چاہیے کہ وہ بجائے اہل تشیع پر اشکال کرنے کہ اہل سنت پر اشکال کرے کہ کس طرح وہ عام لوگوں کے خلیفہ کے انتخاب کرنے کے قابل ہیں جبکہ اسکے خلاف شیعوں کے پاس عقلی اور نقلی دونوں دلیلیں موجود ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امامت کس طرح بظاہر ایک موروثی طریقہ کے ذریعہ ایک خاندان میں موجود ہے، شیعوں کے نقطہ نظر کے مطابق اس بات میں بھی مضبوط دلیل موجود ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ پیامبر (ص) کا خاندان، آیہ تطہیر اور آیہ مباہلہ کی روشنی میں باطنی طہارت اور عصمت رکھتا ہے۔اور ان کے اندر یہ صلاحیت ہے کہ خدا کی عظیم ولایت کو قبول کریں اسی وجہ سے خلافت پیامبر (ص) کے اہل بیت میں رکھی گئی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بس یہ بات واضح ہوئی کہ خلافت کو پیامبر (ص) کے خاندان میں رکھنے کی وجہ وہ امامت کے شرائط، کہ جو معصوم اور صاحب علم لدنی ہونا ہے، ہیں کہ جو پیامبر (ص) کے خاندان میں موجود ہیں اور یوں اِس الٰہی خلافت کا بنو امیہ اور بنو عباس کی خلافت سے فرق واضح ہوتا ہے کہ بنو امیہ اور بنو عباس اور دوسرے سلطانوں کی خلافتوں میں ولی عہد شاہی خاندان کا ہی فرد ہوتا ہے چاہے وہ کتنی ہی بری عادتوں میں مبتلا ہو، مثلاً شراب خوری، زناکاری وغیرہ، لیکن خاندان پیامبر (ص) میں امامت، اس خاندان کے امامت کی شرائط پر پورا اترنے کی وجہ سے ہے اس صراحت کے ساتھ کہ ضروری نہیں ہے کہ یہ خصوصیت خاندان پیامبر (ص) اور بنی ہاشم کے ہر فرد میں موجود ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ پچھلے زمانہ کے پیامبروں کے خاندانوں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں بھی خلافت اور وصی موجود تھے اور یہ خدا کی قطعی سنت ہے۔

أن اللہ اصطفیٰ ء ادم و نوحا و ء ال ِبراھیم و ء ال عِمران علی العالمین (آلعمران ۳۳)

(بے شک اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر برگزیدہ فرمایا ہے)

ذرِیۃ بعضھا مِن بعض واللہ سمیع علیم (آل عمران ۳۴)

(وہ اولاد جو ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے)

ووہبنا لہ اِسحاق ویعقوب کلا ہدینا ونوحا ہدینا مِن قبل ومِن ذریتہِ داوود وسلیمٰن وائیوب ویوسف وموسیٰ وہارون وکذلک نجزِی المحسِنین (انعام ۸۴)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عنایت کیے، سب کی رہنمائی بھی کی اور اس سے قبل ہم نے نوح کی رہنمائی کی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کی بھی اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں،)

وزکریا ویحیٰ وعیسیٰ والیاس کل من الصالحین (انعام ۸۵)

(اور زکریا، یحیٰ، عیسی اور الیاس کی بھی، (یہ) سب صالحین میں سے تھے.)

واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین (انعام/86)

(اور اسماعیل، یسع، یونس اور لوط (کی رہنمائی کی) اور ہم نے سب کو عالمین پر فضیلت عطا کی)

ومن ءابائہم وذریاتہم واخوانہم واجتبینٰہم وہدینٰہم الیٰ صراط مستقیم (انعام ۸۷)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

)اور اسی طرح ان کے آبا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو بھی (ہدایت دی) اور ہم نے انہیں منتخب کرلیا اور ہم نے راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کی(

ذلک ہدی اللہ یہدی بہ من یشاء من عبادہ ولو اشرکوا لحبط عنہم ماکانوا یعملون (انعام ۸۸)

)یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیے ہوئے تمام اعمال برباد ہو جاتے(

أولئک الذین اٰتینٰہم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بہا ہؤلاء فقد وکلنا بہا قوما لیسوا بہا بکافرین (انعام ۸۹)

)یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی، اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں (ام یحسدون الناس علیٰ ماء اٰتٰھم اللہ مِن فضلہٖ فقدء اٰتیناء الِ براہیم الکِتاب والحِکمۃ وء اٰتینٰھم ملکاً عظیماً (النسا ۵۴)

) کیا یہ (دوسرے) لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی (واِذِ ابتلیٰ اِبراہیم ربہ بکِلمات فاتمھن قال اِنِی جاعِلک لِلناسِ اِماما قال ومِن ذرِیتی قال لا ینال عہدِی الظالمین (بقرہ ۱۲۴)

) اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند کلمات سے آزمایا اور انہوں نے انہیں پورا کر دکھایا، ارشاد ہوا: میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا: اور میری اولاد سے بھی؟ ارشاد ہوا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گا (واجعل لی وزیراً مِن اہلی (طہ ۲۹) (اور میرے کنبے ہیں سے میرا ایک وزیر بنادے)

زیادہ تر پیامبروں کے وصی ان کے اپنے خاندانوں میں سے تھے اور اِس کی ایک وجہ یہ تھی کہ لوگوں کے دلوں میں پیامبروں سے خاص محبت تھی اور ان کے خاندانوں سے اس وجہ سے خاص روحی تعلق رکھتے تھے اور قدرتی طور پر ان کی باتوں کی اطاعت کرتے تھے اور دوسری طرف پیامبروں کے خاندان والوں نے بھی پیامبروں کی سیرت اور ان کی چیزوں کو زندہ اور محفوظ رکھا۔اس لیے خدانے خلافت اور رسالت کے تسلسل کو انہی کے خاندانوں میں باقی رکھا۔

تیسری بات یہ ہے کہ پیامبر (ص) کے خاندان میں موروثی خلافت کا ہونا حدیث ثقلین، حدیثِ سفینہ، حدیثِ یوم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الانذار، حدیثِ منزلت اور حدیثِ اثنا عشر: ''اِن خلفائی اثنا عشرہ کلھم من بنی ھاشم یا قریش'' سے بھی ثابت ہے۔ یہ تمام حدیثیں متواتر اور صحیح ہیں اور شیعہ اور سنی ان احادیث کے صحیح ہونے کو قبول کرتے ہیں۔

بس کیوں یہ اعتراض صرف شیعوں پر ہی ہوتا ہے کہ شیعہ پیامبر (ص) کی خلافت کو پیامبر (ص) کے خاندان میں محصور کرتے ہیں جبکہ پچھلے زمانہ کہ پیامبروں پر یہ اعتراض نہیں کیا جاتا اور اس طرح یہ اعتراض اہل سنت پر بھی نہیں کیا جاتا جبکہ وہ معتقد ہیں اس بات پر کہ پیامبر کے خلیفہ صرف قریش ہو سکتے ہیں۔ اگر پیامبر کے خاندان سے پیامبر کے خلیفہ کا انتخاب ہونا غلط ہے تو پھر تمام پچھلے پیامبروں میں ایسے انتخاب کو غلط ہونا چاہیے اور اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو پھر وہ قرآن اور سنت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خداوند اور پیامبران پر اعتراض کر رہا ہے اور یہ اعتراض اہل سنت میں بھی غلط شمار ہونا چاہیے۔ بس کیوں اس اعتراض کو اہل سنت کے سامنے نہیں اٹھایا جاتا کہ جو خلافت کو پیامبر کے خاندان یعنی قریش میں مقید کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف ان کا پیغمبر (ص) کے خلیفہ کے انتخاب کا طریقہ لوگوں کے انتخاب پر مبنی ہے۔ کیا خلافت کو صرف ایک خاندان میں محدود کرنا لوگوں سے اختیار اور آزادی کو چھیننا نہیں ہے؟ بس ثابت ہوتا ہے کہ اہل سنت کا پیامبر (ص) کے خلیفہ کو ایک خاندان میں محدود کرنا ان کے اپنے، لوگوں کے خلیفہ کے انتخاب کرنے کے ، عقیدہ کے مخالف ہے اور یوں اصل اعتراض اہل سنت کے نظریہ پر وارد ہوتا ہے کہ جو ایسے عقیدہ کو مانتے ہیں جو خدا کی کتاب اور پچھلے زمانہ کے پیامبروں کی سنت نیز پیامبر خاتم (ص)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی سنت اور عقل کے خلاف ہے۔

دوسری طرف شیعوں کا نظریہ کہ خلیفہ کا انتخاب کرنا خدا کا کام ہے اور پچھلے انبیا کی سنت، پیامبر اکرم اسلام (ص) کے قول و فعل اور عقلی دلائل کی روشنی میں یہ نظریہ مضبوطی کے ساتھ روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اسی طرح خدا کا پیامبر (ص) کے خاندان سے امامت کا انتخاب کرنے کا بھی نظریہ مضبوط عقلی اور نقلی دلائل کا حامل ہے۔

لیکن اگر لوگ خدا اور رسول کے جانشین کا خود انتخاب کریں تو یہ نظریہ بالکل دلیل سے خالی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں ایک طرف فاسقوں اور ظالموں کے ہاتھوں میں نبوت کی خلافت پہنچنے کا امکان ہے اور دوسری طرف یہ عمل مسلمانوں کے آپس میں اختلافات اور لڑائی کا سبب بن سکتا ہے خصوصاً عربوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابتدائی اسلامی معاشرے میں کہ جس میں اسلام نے اپنی جڑیں مضبوط نہیں کی تھیں اور جاہلیت کے دور کی قبیلہ پرستی (TRIBALISM)اور قوم پرستی ابھی تک لوگوں کے ذہنوں سے پوری طرح محو نہیں ہوئی تھی۔ ہم اس انتخاب کے نتیجہ میں عمر اور عثمان کا قتل، ابوبکر کو زہر دیا جانا، حضرت علی کی شہادت اور کربلا کا عظیم ودردناک واقعہ دیکھتے ہیں اور بنی امیہ و بنی وعباس کی حکومت کی صورت ہیں شجرہ خبیثہ کی آبیاری کے تسلسل کو بھی دیکھتے ہیں۔

اگر اعتراض کرنے والے خدااور رسول (ص) کی طرف سے امامت کے انتخاب کو عقل کے خلاف سمجھتے ہیں تو یقینا وہ بنی امیہ جیسے ظالموں اور چند دیگر فاسق خلیفوں کے حکومت میں آنے کو صحیح سمجھتے ہوں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شبہ سوم:

شیعوں کے نظریہ کے مطابق پیامبر اکرم (ص) نے خود حضرت علی کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تھا۔ اگر ایسا واقعہ تاریخ میں ہوا تھا تو کس طرح ممکن ہے کہ پوری امت نے یہ واقع بھلا دیا؟

جواب:

اس قسم کے اعتراض کرنے والے کو چاہیے تھا کہ اپنے اس اعتراض کو امت سے جوڑنے بجائے اہل سنت کے دوسرے متکلمین کی طرح اِس طرح پیش کرے کہ کس طرح اصحاب پیامبر (ص) کہ اس قدر متقی، دیندار اور پیامبر اکرم (ص) کے فرمانبردار، پیامبر اکرم (ص) کے اس فرمان کو کہ جس میں انہوں نے حضرت علی کو اپنا جانشین نامزد کیا ہے، سے انکار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر دیا اور اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ بات قابل قبول نہیں ہے کیونکہ وہ تمام صحابہ کی عدالت کے قائل ہیں اور اس طرح پیامبر اکرم (ص) نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

لیکن جس طرح صدر اسلام میں بعض صحابیوں کی طرف سے اس بات کو دبا دیا گیا، آنے والی نسل نے بھی اس روش کا جاری رکھا۔ یہ اعتراض کہ کس طرح اتنی اہم بات پوری امت بھلا سکتی ہے، اس بات کی دلیل اہل سنت اس ہی بات پر بناتے ہیں کہ چونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اور ان میں سے کسی کی بھی اطاعت کرلی جائے کافی ہے، بس ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ صحابہ پیامبر (ص) کی بات کے خلاف کچھ کریں۔ جبکہ قرآن، سنت پیامبر (ص) اور تاریخ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ صحابہ کے درمیان ایسے لوگ تھے کہ جو منافقین، مرتدین، جنگوں سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھاگے ہوئے، پیامبر (ص) کو تکلیف پہچانے والے، پیامبر (ص) کے رازوں کو فاش کرنے والے اور جھوٹ بولنے والے تھے۔

دس فیصد قرآن کی آیتیں منافقین کے متعلق ہیں۔ مدینہ مسلمانوں کا مرکز تھا اور قرآن کے مطابق ان میں کچھ لوگ منافق تھے اور پیامبر (ص) اُن کو پہچانتے تھے۔ (2) و ممن حولکم مِن الَاعرابِ منافِقون و مِن اہلِ المدینۃِ مردوا علیَ النِفاقِ لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذِبھم مرتینِ ثم یردون اِلیٰ عذابٍ عظیمٍ

(التوبہ ۱۰۱)

)اور تمہارے گرد و پیش کے بدوں میں اور خود اہل مدینہ میں بھی ایسے منافقین ہیں جو منافقت پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے (لیکن) ہم انہیں جانتے ہیں، عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گے)

اہل سنت کی صحابی کے حوالے سے تعریف یہ کی جاتی ہے کہ '

من رای نبیا مسلما و ہو صحابی '' یعنی جس نے مسلمان ہونے کے

بعد پیامبر اکرم (ص) کو دیکھا چاہے ایک لحظہ ہی کے لیے کیوں نہ

دیکھا ہو، وہ صحابی ہے۔ اس تعریف کے مطابق تمام منافقین بھی

صحابہ کی لسٹ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس میں بہت ساروں

نے پیامبر اکرم (ص) کو صرف حج الوداع میں دیکھا تھا اور جب

پیامبر اکرم (ص) کی رحلت ہوئی تو یہی لوگ مرتد ہو گئے۔ طلیع

اسدی اور مسیلمہ کذاب (4) بھی اہل سنت کی صحابی کی تعریف

کے مطابق صحابی تھے کہ جنہوں نے بعد میں نبوت کا دعوی کیا

اور مرتد ہو گئے تھے (5) اور دوسرے لوگ جیسے عبد اللہ بن ابی

سورح، اشعث بن قیس اور شث بن ربعی صحابیوں میں سے تھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اعراب جنہوں نے جناب ابوبکر کی مخالفت کی اور زکواۃ دینے سے انکار کردیا اور بہت سے عرب جاہلیت پرستی کی طرف پلٹ گئے۔ (6) جناب عائشہ (رض) نے کہا ہے: پیامبر (ص) کی رحلت کے بعد سب دین سے پلٹ گئے تھے لیکن مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں کے علاوہ اور (اس زمانہ میں) نفاق اور مرتد ہونا ظاہر ہوگیا تھا۔

پیامبر اکرم (ص) نے فرمایا: میں اپنے اصحاب سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا اور پھر اصحاب میری طرف آئیں گے کہ میں ان کو سیراب کروں لیکن ملائکہ ان کو جہنم کی طرف دھکیل رہے ہوں گے اور مجھ سے کہیں گے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں رخنے ایجاد کئے۔ اور ان میں سے کاروان سے جدا ہونے والے اونٹوں کی تعداد کے برابر (یعنی بہت کم) نجات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پائیں گے۔

یہ حدیث اہل سنت کی حدیث کی کتابوں میں تواتر کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ مثلاً صحیح بخاری، ج ۵، ص ۱۲۰۲۱۰۔اب سوال یہ پیدا ہوتی ہے کہ کیا ایسے صحابہ کہ جو اصل دین اور نبوت سے منکر ہو سکتے ہیں تو کیا ولایتِ امام علی کے منکر نہیں ہو سکتے؟ یہ حدیث حدیثِ ثقلین اور حدیثِ انذار، کہ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے کی تفسیر کر رہی ہے۔ ''انی تارک فیکم کتاب اللہ و عترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا ابدا و لن یفترقا حتی یرد علی الحوض'' (3) اس حدیثِ ثقلین کے مطابق جو بھی کتاب اور عترت سے متمسک ہوگا وہی حوض کوثر میں پیامبر (ص) کے پاس جا سکتا ہے اور جس نے ان میں سے کسی ایک سے بھی اپنا ربط توڑا وہ حوض کوثر سے دور دھکیل دیا جائے گا۔ کچھ صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ کچھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نماز، روزہ، جہاد اور زکواۃ تو انجام دیتے تھے لیکن انہوں نے حضرت علی کی ولایت کو قبول نہیں کیا تو یہ لوگ بھی حوض کوثر میں داخل نہیں ہو سکتے۔علاوہ ازیں حدیث: ''علی مع القرآن و القران مع العلی لن یفترقا حتی یرد علی الحوض'' (7) بھی حدیث ثقلین کی تائید کررہی ہے۔درج ذیل حدیث بھی قابل غور ہے۔

''اماترضی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی؟ الا انہ لیس بعدی نبی الا من احبک حف بالامن والایمان و من ابغضک اماتہ اللہ میتتہ الجاہلیہ'' (8) اور حضرت علی حدیثِ منزلت میں، حدیثِ مواخات میں، حدیثِ سدالابواب میں، حدیثِ نام گزاری حسن و حسین علیہما السلام ہیں کہ جہاں پیامبر اکرم (ص) کی نسبت سے علی مانند ہارون ہوتے ہوئے ان کے بیٹے حسن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وحسین کا نام بھی ہارون کے دونوں بیٹوں شبر اور شبیر بالترتیب رکھا گیا۔(9) قرآن نے سورہ اعراف آیہ ۱۴۱ میں سامری کی داستان بیان کرتے ہوئے حضرت موسی (ع) کے ہزاروں صحابیوں کے مرتد ہونے کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ میقات پر چلے گئے تو تقریبا ستر ہزار حضرت موسیٰ کے اصحاب سامری کی رہبری میں کہ جو حضرت موسیٰ کی فوج کا کمانڈر تھا، بت پرست ہو گئے اور حضرت ہارون (ع) جتنی بھی نصیحتیں ان کو کرتے، وہ لوگ ان کو قبول نہیں کرتے اور چاہتے تھے کہ حضرت ہارون کو قتل کردیں۔جب حضرت موسیٰ کوہِ طور سے پلٹے اور حالات کو دیکھا تو اتنے شدید غصہ میں آئے کہ حضرت ہارون (ع) کے بالوں کو پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا جس پر حضرت ہارون (ع) نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جواب دیا: قال ابن اُمَّ اِنّ القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی فلا تشمت بِیَ الاعداء ولا تجعلنی مع القومِ الظّٰلمین (الاعراف ۱۵۰)

عجیب یہ ہے کہ اس آیت کو امام علی (ع) نے قبر پیامبر (ص) کی طرف مڑ کر اس وقت پڑھا جب ان کو زبردستی بیعت کے لیے خلیفہ وقت کے سامنے لے جایا جارہا تھا۔(10) بہر حال یہ کوئی بعید از امکان واقعہ نہیں تھا۔تاریخ میں پہلے بھی ایسا ہوچکا ہے۔

جب حضرت موسیٰ کے اصحاب نے اتنے سارے معجزے دیکھنے کے باوجود آپ (ص) کے پیچھے بت پرستی شروع کردی تو اس پر کیوں تعجب ہو کہ بعض اصحاب رسول (ص) نے رحلت رسول خدا (ص) کے بعد حضرت علی کی وصایت سے انکار کردیا۔

حدیث ارتدار بہترین دلیل ہے اس بات کی کہ بعض اصحاب رسول (ص) نے وصایت وولایت حضرت علی کا انکار کیا اور اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وجہ سے ان کا حوض کوثر پر داخلہ ممنوع ہوا اور جہنم کی طرف دھکیلے گئے۔ اور اس حدیث کو اہل سنت کی کتابوں میں فراوان دیکھا جاسکتا ہے۔

اصحاب کی طرف سے پیامبر اسلام (ص) کی زندگی میں ان کی مخالفت کرنا اور آپ (ص) کی رحلت کے بعد آپ (ص) کی سنت کی مخالفت کرنا، ایسی بات نہیں ہے کہ جو اہل بصیرت سے پوشیدہ ہو۔

وہ چودہ دن کہ جب پیامبر اکرم (ص) بستر مرگ پر تھے اور اس بستر سے تھوڑی دیر کے لئے بھی اُٹھنا آپ کے لیے محال تھا ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح قریش کے کچھ لوگوں نے اس وقت پیامبر (ص) کے احکامات کی صریحاً مخالفت کی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ا۔اسامہ بن زید کی فوج میں شامل ہونے سے انکار

پیامبر (ص) نے اپنے اصحاب مثلًاابوبکر، عمر، عثمان، سعد بن عبادہ (قبیلہ خزرج کے قائد) اوراسید بن حضیر (قبیلہ اوس کے قائد) کو حکم دیا کہ جائیں اوراسامہ کی فوج میں شامل ہوں۔

لیکن کچھ اصحاب نے اس بات کی مخالفت شروع کردی اوراِس فوج کی پیشرفت کی مخالفت کردی اور حیرت ہے کہ مخالفین کے رہنماجناب عمروابوبکر تھے۔ (11)

یہ بات پیامبر اکرم (ص) کواس قدر بری لگی کہ آپ (ص) نے مخالفت کرنے والوں پر لعنت بھیجی لیکن پھر بھی یہ لوگ جناب اسامہ کی فوج میں شامل ہونے کو تیار نہ ہوئے اور بہت عجیب بات یہ ہے کہ جناب ابوبکر کا خلیفہ بننے کے بعد پہلا کام اسامہ کی فوج کو جنگ کے لیے روانہ کرنا ہے۔ (12)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔ پیامبر اسلام (ص) کو وصیت لکھنے سے روکا گیا

یہ حادثہ رزِی یوم الخمیس (یعنی جمعرات کے روز کی مصیبت) سے معروف ہے۔اس واقعہ کو بخاری نے صحیح میں ج 1 ص 111 باب العلم باب 39 اور ج 4 ص 62 باب قول المریض کتاب المرض ج 2 ص 122 کتاب الشروط فی الجہاد ج 4 ص 271 کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ باب کراہیہ الخلاف میں نقل کیا ہے۔ جناب عمر کا پیامبر اکرم (ص) کے بارے میں وہ مشہور جملہ کہنا کہ ان الرجل لیھجر (پیغمبر ہذیان کہہ رہے ہیں) اس حال میں تھا کہ پیامبر (ص) زندہ تھے اور وہ جناب عمر کو دیکھ رہے تھے جبکہ عمر سارے اصحاب کے درمیان یہ توہین آمیز جملہ اپنی زبان سے جاری کر رہے تھے تو ایسا شخص کیا ولایت علی کا منکر نہیں ہو سکتا؟ جناب عمر نے خود عبد اللہ بن عباس سے ایک روز کہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھا: ''میں نے جان بوجھ کر یہ جملہ کہا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ وہ(آنخضرت ص) کیا لکھنا چاہتے ہیں وہ علی کے بارے میں وصیت کرنا چاہتے تھے کہ میں آڑے آگیا۔) ''13(

جناب عمراوران جیسے لوگوں نے جان بوجھ کر پیامبر (ص) کی طرف سے وصیت لکھے جانے کی مخالفت کی اور اگر پیامبر (ص) وصیت لکھ بھی دیتے پھر بھی وہ مخالفت سے باز نہ آتے تو کیاایسی صورت میں علی کی ولایت کی مخالفت کرنا ایسے صحابہ سے بعید ہے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۳۔ پیامبر (ص) کی اجازت کے بغیر ان کی جگہ نماز پڑھانا

تمام چودہ دنوں میں کہ جب پیامبر اکرم (ص) شدت مرض کی وجہ سے اپنے بستر سے نہیں اٹھ سکتے تھے تو آپ (ص) کی جگہ حضرت علی نے نماز پڑھائی۔ (14) آنحضرت کی زندگی کے آخری پیر کے روز جب حضرت بلال نے فجر کی اذان دی تو ہر روز کی طرح آنحضرت (ص) کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ نماز کے لیے تشریف لے آیئے کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں پیامبر اکرم (ص) نے کہا کہ میرے بھائی علی سے کہو کہ نماز پڑھائے۔

جناب بلال پلٹ گئے۔

جناب عائشہ نے اپنے والد ابوبکر سے کہا کہ آپ نماز پڑھائیں۔

وہ پیامبر (ص) سے اجازت لئے بغیر نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے

دوسری طرف جب پیامبر (ص) کو پتہ چلا کہ ابوبکر نماز پڑھا رہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں تو کہا: مجھے اٹھاؤ، آنحضرت (ص) کو اٹھایا گیا اور آپ (ص)
مسجد میں داخل ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا کہ ابو بکر کو
کنارے کیا جائے۔ پیامبر (ص) نے نماز دوبارہ بیٹھ کر پڑھائی
اور نماز کے بعد کہا کہ مجھے اٹھاؤ اور منبر پر بٹھاؤ۔ پھر آپ (ص)
نے دوبارہ غدیر کے خطبہ کو پڑھا اور امام علی کے ہاتھ کو پکڑ کر
دوبارہ یہ جملہ کہا کہ من کنت مولاہ فھذا علی مولا۔ (15)
اگر ابو بکر کا نماز پڑھانا پیامبر اسلام (ص) کی مرضی کے مطابق تھا
تو پھر آپ (ص) کیوں شدت مرض کی حالت میں مسجد تشریف
لائے اور نماز کو بیٹھ کر پڑھایا اور ابو بکر کی نماز کو ختم کروایا اور
اس واقع کے بعد ابو بکر مسجد سے فورا چلے جاتے ہیں اور اپنے گھر
کہ جو سخ میں تھا اس میں جا کر خانہ نشین ہو جاتے
ہیں۔ (16) اور اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ جناب ابو بکر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آنحضرت (ص) کی مرضی کے خلاف نماز پڑھانے کھڑے ہوئے
تھے اور اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ آنحضرت (ص) اس
ہی روز اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں، لوگ ظہر کی نماز فرادا
پڑھتے ہیں لیکن عصر کی نماز دوبارہ ابوبکر کی امامت میں پڑھی
جاتی ہے اور کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ یہ وہی صاحب ہیں کہ جو
آج صبح مسجد سے فرار ہوگئے تھے۔

بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں اس ماجرے کو ذکر کیا
ہے۔(17)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر اصحاب کی کھلی مخالفت کرنا

چھ ہجری، ذیعقد کے مہینے میں پیامبر اسلام (ص) عمرہ کی نیت سے نکلتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ آئیں لیکن بہت سارے منافقین اور اصحاب آپ (ص) کے ساتھ نہیں آتے۔ تقریبا چھ سو افراد پیامبر (ص) کے ساتھ عمرہ کے لیے روانہ ہوتے ہیں اور دوسری طرف قریش نے راستہ کی ناکہ بندی کردی ہے اور پیامبر (ص) اور ان کے اصحاب کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ بہرحال گفت و شنید کے بعد مسلمانوں اور قریش کے درمیان صلح کے معاہدہ کا اعلان ہوتا ہے لیکن اس صلح کی جناب عمر کے ساتھ ساتھ کئی اور صحابہ نے مخالفت کی۔ جناب عمر نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے بعد مجھے پیامبر اکرم (ص) کی نبوت پر شک ہوا تھا اگر میرے ساتھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے ساتھی ہوتے تو میں ان سے جنگ کرتا۔

صلح ہونے کے بعد رسول خدا (ص) نے حکم دیا کہ سب اپنے احراموں کو اتار دیں لیکن کسی نے آپ (ص) کے حکم کو نہیں سنا اور پیامبر (ص) شدید غصہ کی حالت میں جناب ام سلمہ (س) کے خیمے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جناب ام سلمہ (س) پیامبر اکرم (ص) کے غصہ و پریشانی کی وجہ کو سمجھتے ہوئے ان کو مشورہ دیتی ہیں کہ آپ خود اپنے احرام کو اتار دیں، یہ لوگ بھی آہستہ آہستہ احرام اتار دیں گے۔ (18)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۵۔ فتح مکہ کے روز، روزہ افطار کرنے کی مخالفت

۸ ہجری، ماہ مبارک رمضان میں پیامبر اکرم (ص) فتح مکہ کے لیے مدینہ سے نکلتے ہیں۔ جب کراع الغمیم کے علاقے میں پہنچے تو اپنے روزہ کو افطار کرلیا اور باقی سب اصحاب کو بھی حکم دیا کہ روزہ کو افطار کریں لیکن ان اصحاب میں سے چند لوگوں نے آپ (ص) کی بات نہیں مانی۔ جب اس بات کی اطلاع پیامبر اکرم (ص) کو پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ گنہگار ہیں'' اولئک العماۃ''

یہ اصحاب کی پیامبر اکرم (ص) سے مخالفت کی چند باتیں ہم نے ذکر کیں جو پیامبر اکرم کے زمانے میں ان لوگوں نے کیں۔

جب آنحضرت (ص) اس دنیا سے تشریف لے گئے تو ان لوگوں کی پیامبر اسلام (ص) کے احکامات سے مخالفت کرنا اتنا زیادہ تھا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ ان میں سے چند مخالفتوں کو مرحوم سید شرف الدین نے اپنی کتاب النص والاجتہاد میں ذکر کیا ہے۔

کہ ان میں سے چند باتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ احادیث کی تعلیم اور ان کے نقل کرنے کی ممانعت۔

۲۔ حضرت فاطمہ الزہرا کو رسول خدا (ص) کی ملکیت سے ان کا حصہ دینے اور آیہ ارث کی مخالفت۔

۳۔ ذوی القربیٰ کے حقوق کی مخالفت کرنا اور عترت اہل بیت کو غنایم جنگی کا خمس نہ دینا۔

۴۔ زکوۃ کے پیسوں میں سے مولف القلوب لوگوں کا حصہ دینا۔

۵۔ متعہ النساء اور حج تمتع کی ممانعت

۶۔ حی علیٰ خیرِ العمل کے جملہ کو اذان اور اقامت سے نکالنا۔

۷۔ اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کے جملہ کا اضافہ کرنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۸۔ صلاۃ تراویح کو رائج کرنا۔ (19)

اگر اصحاب کی طرف سے پیامبرِ اسلام (ص) کی مخالفت کرنا، چاہے آپ (ص) کی زندگی میں ہو چاہے آپ (ص) کی رحلت کے بعد ہو، ایک عام بات تھی تو ولایت علی کا انکار کرنا کیونکر بعید ہو سکتا ہے؟ اس بات کو نظام معتزلی کہ جو اہل سنت اور فرقہ معتزلہ کا ایک بڑا عالم دین گزرا ہے، نے قبول کیا ہے اور کہا ہے کہ پیامبر اکرم (ص) نے حضرت علی کو اپنا خلیفہ اور ولی نامزد کیا تھا لیکن جناب عمر اور ابو بکر نے اس بات کی مخالفت کی اور خلافت پر قبضہ کر لیا۔ نظام معتزلی کے اس نظریہ کی دوسرے علمائے اہل سنت نے بھی تائید کی ہے۔ (20)

اہل سنت کے ایک متعصب عالم ذہبی نے جناب نجرانی سے نقل کیا ہے کہ: عمر نے غدیر خم میں امام علی کی بیعت کر لی تھی لیکن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیامبر اسلام (ص) کی رحلت کے بعد اپنے ہوائے نفس کی خاطر نیز حصول حکومت وقدرت کی خواہش و محبت میں اپنی بیعت کو توڑدیا۔)21(

امام علی نے ایک روز اپنی خلافت کے زمانہ میں مسجد کوفہ کے صحن میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی واقعہ غدیر میں موجود تھا اور میری وصایت وولایت کے اعلان کو سنا تھا، کھڑا ہو اور گواہی دے۔ اس موقع پر اصحاب نے کہ جن میں جناب ابوایوب انصاری بھی شامل تھے گواہی دی اور چھ لوگوں نے کہ جن میں انس بن مالک اور براابن عازب حفر دراری شامل تھے اپنی شہادت کو چھپایا۔

اہل سنت کی کتابوں میں موجود احادیث اس حقیقت کوآشکار کرتی ہیں کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی شامل تھے کہ جو اپنی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شہادوتوں کو چھپاتے تھے اور یہ بات ان کے لیے عام تھی۔ پھر کیوں اس بات کو بعید جانیں کہ جب پیامبر (ص) نے حضرت علی کی وصایت کا اعلان کیا تو لوگوں نے اس کو بھلا دیا۔

اہل سنت نے تواتر کے ساتھ اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ پیامبر اسلام (ص) نے فرمایا کہ ہر واقعہ اور حادثہ جو بنی اسرائیل پر گزرا ہے میری امت پر بھی گزرے گا حتیٰ کہ اگر ایک چیونٹی بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سوراخ سے باہر آکر دوسرے سوراخ میں گئی ہو تو اس کا بھی اعادہ میری امت میں ہوگا۔ (22)

قرآن بنی اسرائیل کی شہادتوں اور گواہیوں کو چھپانے کے بارے میں فرماتا ہے:

اِن الذین یکتمون ماأنزل اللہ مِن الکتاب ویشترون بہِ ثمنا قلیلاً أُلٰئک ما یأکلون فی بطونِہم اِلا النار ولا یکلِّمھم اللہ یوم القیٰمۃِ ولا یزکیھِم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولھم عذاب اَلیم (البقرہ ۱۷۴)

)جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے عوض میں حقیر قیمت حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ بس اپنے پیٹ آتش سے بھر رہے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ایسے لوگوں سے بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے(

اِن الذین یکتمون ما اَنزلنا مِن البینات و الھدیٰ مِن بعدِ ما بینّٰہ لِلناس فِی الکِتابِ اُولٰئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللّٰعِنون (البقرہ ۱۵۹)

)جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم کتاب میں انہیں لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ اور دیگر لعنت کرنے والے سب لعنت کرتے ہیں(

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب حضرت موسیٰ کے اسی ہزار (80000) اصحاب حضرت ہارون کی وصایت کو جھٹلا سکتے ہیں اور یہ ایک قرآنی حقیقت ہے اور دوسری طرف پیامبر اکرم (ص) صراحتاً فرمارہے ہیں کہ جو بھی واقعہ بنی اسرائیل پر گزرے گا، امت اسلام پر بھی گزرے گا تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی کی وصایت اور ولایت کا انکار کرنا بھی ان ہی حقیقتوں میں سے ایک ہے۔ کیا حضرت علی کو جناب ہارون سے تشبیہ دینا بلا کسی سبب کے تھا؟ کیا یہ تشبیہ ہمارے ذہنوں کو اس بات کی طرف متوجہ نہیں کرتی کہ جس طرح حضرت موسی کے اصحاب نے جناب ہارون کی وصایت کا انکار کیا ، پیامبر اکرم (ص) کی رحلت کے بعد آپ (ص) کے اصحاب نے حضرت علی کی وصایت کا انکار کیا۔

اہل سنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ پیامبر اکرم (ص)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کم از کم چھ مہینے اور بعض روایات کے مطابق دو سال تک روزانہ نماز صبح سے پہلے سب کی نظروں کے سامنے حضرت علی اور حضرت زہرا (س) کے گھر کے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر یہ فرماتے تھے: ''السلام علیکم یا اھل البیت، الصلوۃ'' (23) سب صحابہ نے پیامبر اسلام (ص) کی طرف سے جناب زہرا (س) اور ان کے بچوں کی غیر معمولی عزت افزائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا تھا اور ابھی رحلت پیامبر (ص) کے کچھ ہی دن گزرے ہوں گے کہ اس گھر کے دروازہ کو گرایا گیا اور اس گھر کی بے حرمتی کی گئی۔

سوال یہ ہے کہ پھر کیوں تمام اصحاب نے اس عمل کو دیکھا اور اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی؟ کیوں کسی نے نہیں کہا کہ یہ گھر اتنی عظمت رکھتا ہے اور کس طرح اس حقیقت کا انکار کیا گیا؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیامبر اکرم (ص) نے ۲۳ سال مسلمانوں کے سامنے وضو کیا، نماز پڑھی، اذان دی، لیکن کس طرح پیامبر اکرم (ص) کی رحلت کے بعد وضو، نماز اور اذان کے طریقوں میں اتنا اختلاف پیدا ہو گیا؟ کیا مسلمانوں نے پیامبر (ص) کے وضو اور نماز کو نہیں دیکھا تھا؟ کیا مسلمانوں نے یہ نہیں دیکھا کہ رسول (ص) ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہے ہیں یا ہاتھ کھول کر؟ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت (ص) وضو کس طرح کر رہے ہیں؟ پھر کیا ہوا کہ لوگوں نے ان معاملات میں بھی اختلاف کر دیا؟ کیا یہ نہیں کہا جاسکتا ہے سنت نبوی (ص) کو اپنی ہوا و ہوس کی خاطر تبدیل کیا گیا؟

کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اعتراض کرنے والوں کو دین میں ہونے والی اتنی ساری تبدیلیاں نظر نہیں آئیں؟ نظر آئیں تو پھر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگوں کے ذریعہ وصایت کاانکار کیے جانے میں تعجب کرنا چہ معنیٰ دارد؟ پھر اس سوال میں کیاوزن رہ جاتا ہے کہ اگر نبی اکرم (ص) نے وصیت کی تھی تو اصحاب کرام نے اس کو کس طرح بھلادیا؟

ابن ابی الحدید معتزلی ایک جگہ لکھتا ہے کہ میرے استاد نے ایک دن مجھ سے کہا تھا کہ اگر پیامبر اکرم (ص) کابیٹا زندہ رہ جاتا اور پیامبر اکرم (ص) اس کو اپنا وصی نامزد کرتے پھر بھی وہ لوگ کہ جنھوں نے منافقت کے ساتھ اسلام قبول کیا تھااور پیامبر (ص) کے سامنے بادل نخواستہ سرنگوں ہوئے تھے، اُس کے ساتھ اس سے بھی خراب سلوک کرتے جو امام علی کے ساتھ کیا کیونکہ عربوں نے رسول خدا (ص) سے لینے والاانتقام حضرت علی اور ان کی اولاد سے لیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وصایت کاانکار کرنا ہر گزایک غیر ممکن بات نہ تھی اور اصحاب بھی کوئی معصوم نہ تھے کہ ایسا نہ کر سکتے ہوں۔ یہ اس طرح ہے کہ جس طرح اور دوسرے صریح احکام میں رسول خدا(ص) کی مخالفت کی گئی تھی اس معاملے میں بھی مخالفت کی اور حق کو دبایا گیا۔اس حق کو چھپانے کے ماجرے کو تاریخ ثابت کرتی ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ حق دار کو اس کا حق نہیں ملا اور اس کا سبب حسد، کینہ، قبائلی تعصب (Tribal Prejudice) تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چوتھا شبہ:

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ خداوند عالم نے امام کا انتخاب خود کیا ہے لیکن پھر کیوں یہ انتخاب ۲۶۰ھ کے بعد آگے نہ چل سکا اور امام حسن عسکری کی شہادت کے بعد ان کا کوئی جانشین معین نہیں ہوا۔ لہٰذا ایسا دین کہ جو قیامت تک کے لیے آیا ہے اور لوگوں کی راہنمائی کے لیے آیا ہے، راہنما کے بغیر کیسے ہو گیا؟

جواب:

اصولاً نبی اور امام کے وجود کے آثار یہ ہیں کہ وہ
مکلفین (لوگوں) پر اپنی حجت کو تمام کر دیں یعنی اپنے آپ کو پہچنوا دیں پھر لوگوں کا اختیار ہے کہ وہ نبی اور امام کی اطاعت کریں اور اپنے کمال تک پہنچیں۔ اگر لوگ خدا کی طرف سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معین کی ہوئی ان حجتوں کی مخالفت کرنے لگیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس فلسفہ کے تحت خدا نے ان ہستیوں کو دنیا میں بھیجا تھا وہ غلط تھا۔

یہ بات اللہ تعالی پر واجب ہے کہ وہ اس زمین پر اپنی حجت کو بھیجے جو معاشرے کو عدالت کی طرف دعوت دے اور لوگوں کی تعلیم اور تربیت کرے اس حجت کو خداوند عالم نے انبیا و اماماں کی شکل میں بھیجا لیکن ان کے اس دنیا میں آنے کا مقصد اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک معاشرہ خود کو اِن ہستیوں کے اختیار میں نہ دے۔ لیکن جب ظالموں اور حاکموں کے ذریعہ ائمہ کو قتل کر دیا گیا تو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ معاشرہ (Society) پر ان اماموں کی حاکمیت کی حجت ہمیشہ رہنی چاہیے " ولقد کتبنا فِی الزبورِ مِن بعدِ الذکرِ ان الارض یرِثہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عِبادِی الصالِحون (الانبیائ ۱۰۵)

)اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے (

پھر اس بات کا نتیجہ یہ ہوا کہ حجت تو زمین پر رہے لیکن لوگوں کی نظروں سے غائب رہے۔

امام کی غیبت کا سبب معاشرے کا رویہ ہے کہ جب تک معاشرہ امام کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا اور طاغوت اور استعمار کی غلامی سے منہ نہیں موڑے گا اس وقت تک امام حجت خدا ظاہر نہیں ہوں گے لیکن اس نظامِ ہستی کی معنوی رہبری ان ہی کے پاس ہے۔

بس ۲۶۰ھ سے امت کی رہبری ختم نہیں ہوئی بلکہ اس وقت سے اس عہدہ کو امام زمانہ (عج) کے حوالہ کیا گیا کہ جو زندہ ہیں لیکن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں اور منتظر ہیں کہ جب یہ دنیا قانون الٰہی کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کرلے تو ان کا خدا کے حکم سے ظہور ہو اور وہ دنیا کو عدلِ الٰہی سے بھر دیں۔ اور یہ حقیقت دین اسلام کے تمام فرقوں میں تسلیم شدہ ہے اور مہدویت و مہدی موعود (عج) مسلمانوں کے ضروریات دین میں سے ایک ضرورت ہے۔

حجت خدا کی ذمہ داری اس زمین پر یہ ہے کہ وہ دوسری تمام مخلوقات کے لیے واسطہ فیض الٰھی ہے۔ اگر حجت خدا زمین پر نہ ہو تو خدا کے فیض اس زمین تک نہیں پہنچ سکتے یعنی زمین قابلیت نہیں رکھتی ان فیوضات کو مستقلاً تحمل کرے لٰہذا زمین کے پایے (Pillars) امام کے وجود سے قائم ہیں۔ لولا الحج۔۔۔۔

بس امام کے ذریعہ سے زمین پر مادی اور معنوی ہر دو نوع کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فیوض و برکات پہنچتے ہیں اور اس طرح خدا کے دین اور اس کی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری بھی امام کی ہے۔ کتاب خدا کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں کوئی تحریف نہ ہونے پائے کیونکہ یہ کتاب روز قیامت تک کے لیے انسانوں کی راہنمائی کے لیے آئی ہے اور انسانوں کے لیے خدا کی طرف سے یہ فکری اور عملی راہنما ہے اور اس کے بعد اور کوئی کتاب نہیں بھیجی جائے گی۔ ایسی کتاب کہ جو انسانوں کو سعادت تک لے کر جائے لازم ہے کہ اس کو ہر قسم کی تحریف سے دور رکھا جائے اور اس ذمہ داری کو خدا کی حجت انجام دیتی ہے۔

امام کے وظائف اور ذمہ داریوں میں گمراہوں کا ہاتھ پکڑ کر ان کو سیدھے راستہ پر لانا اور ان کی تعلیم و تربیت کرنا بھی ہے۔ امام کی دوسری ذمہ داریوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ معاشرے میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دین کو عملی طور پر جاری کرے اور معاشرہ کی سیاسی رہبری کرے۔ تو معلوم ہوا کہ امام کی مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ اب اگر ظالموں کے ظلم اور معاشرہ کی ان سے دوری کی وجہ سے امام اپنی ایک ذمہ داری انجام نہیں دے پارہا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دوسری ذمہ داریاں انجام نہیں دے رہا بلکہ تمام دوسری ذمہ داریاں ائمہ اپنی تمام توانائیوں کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں۔

اگر معاشرہ امام کو قتل کرنے پر تلا ہوا ہو اور امام خدا کے حکم سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں تو ایسی حالت میں وہ عملی طور پر لوگوں کی سیاسی رہبری نہیں کر سکتے لیکن ان کے کندھوں پر موجود دوسری ذمہ داریوں سے وہ ہر گز بری الذمہ نہیں ہوئے اور وہ انسانوں اور خدا کے درمیان، خدا کے فیض کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واسطہ ہیں اور انسانوں کی معنوی طریقہ سے ہدایت ان کے وجود مبارک سے جاری ہے۔

امام کی غیبت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ معاشرہ اور لوگوں سے دور کہیں زندگی گزار رہے ہوں بلکہ وہ لوگوں کے درمیان ہیں اور ان کی مختلف طریقوں سے راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔

جہاں کہیں بھی معاشرہ یا لوگ اسلامی حکومت کے قیام کے لیے تیار ہوں تو امام کے عمومی نائبین یعنی فقہا اس جامع کی رہبری کو اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں۔ جس طرح تیس سال سے فقیہ عادل کی نظارت میں مملکت ایران میں حکومت اسلامی قائم ہے۔

بس نتیجہ یہ نکلا کہ کسی طور بھی امت کی رہبری کو خالی نہیں چھوڑا گیا بلکہ یہ رہبری اس وقت سے اب تک جاری ہے اور جاری رہے گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شبہ پنجم:

اگر خلافت اہل بیت میں رکھی گئی ہے تو پھر اہل بیت کے تمام افراد اس بات کو قبول کریں جبکہ ہم نے تاریخ میں یہ دیکھا ہے کہ اس اہل بیت کے خاندان کے لوگوں مثلاً زید بن علی ابن حسین نے خلافت کے لیے قیام کیا ہے۔

جواب:

جب ہم نے امامت کے وجود کو عقلی دلائل اور نقلی دلائل سے ثابت کر دیا تو پھر اصول یہ ہے کہ جب حق ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اگر ایک فرد یا چند افراد اس کی حمایت کریں یا اس کا انکار کریں اس سے حق کی حقانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ پھر لوگوں پر لازم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اس حق کے ساتھ کریں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب علی مع الحق والحق مع العلی ہو، لوگوں کو امام علی کی ذات سے تولا جاتا ہو کیونکہ وہ ایمان، ہدایت اور نور کی علامت ہوں "حبہ ایمان و بغضہ کفر" ہو تو اس منزل پر ان کی حقانیت طلحہ، زبیر، معاویہ اور ابوہریرہ جیسے لوگوں کی باتوں سے نہیں پرکھی جاسکتی۔ خاندان اہل بیت ہیں امامت، حدیث متواتر کے مطابق ثابت ہے ۔پیامبر اکرم (ص) نے فرمایا "ان خلفائی اثنا عشر خلیفۃ" یعنی میرے خاندان سے میرے بارہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ بارہ خلیفہ پیامبر اکرم (ص) کی طرح معصوم اور علم الہی کے حامل ہوں گے اور اہل بیت میں شامل دوسرے افراد ان کے حامل نہیں ہیں۔ پھر ممکن ہے کہ اس خاندان کا کوئی فرد ہوا و ہوس اور دنیاوی اغراض میں مبتلاء ہو جائے لیکن تاریخ نے ثابت کیا ہے کہ اس خاندان کے زیادہ تر افراد متقی، علما اور صالح تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بس نتیجہ یہ نکلا کہ اگر اس خاندان میں کوئی دنیا طلب فرد پیدا ہوتا ہے تو اس سے اس خاندان میں خلافت کے موجود ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

زید بن علی علیہ الرحمہ کے بارے میں تاریخ گواہی دیتی ہے کہ آپ عالم، مفسر قرآن، محدث اور عابد وپرہیز گار شخصیت تھے۔ اتفاقاً یہ حدیث ''اِن خلفائی اثنا عشر خلیفۃ'' جناب زید سے بھی نقل ہوئی ہے۔(24) جناب زید ابن علی کا قیام، امر بالمعروف اور نہی از منکر کی خاطر تھا اور ہرگز ان کا قیام لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینا نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے ائمہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ جناب زید بن علی علیہ الرحمہ کے قیام کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت کے اموی خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے امام باقر کی بے عزتی کی تھی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر جناب زید

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنے قیام میں کامیاب ہو جاتے تو خلافت کو اس کے اصل حقدار تک پہنچا دیتے۔ اسی وجہ سے ائمہ اہل بیت اور اہل تشیع کے علمائے رجال نے جناب زید بن علی کی شخصیت کی تائید کی ہے اور آپ کے قیام کی وجہ امر بہ معروف اور نہی از منکر کو قرار دیا ہے اور جناب زید اور آج کہ فرقہ زیدیہ کے درمیان فرق کے قائل ہیں کیونکہ جناب زید بن علی زیدیہ فرقہ سے کوئی رابطہ اور نسبت نہیں رکھتے تھے۔ مرحوم صدوق نے اپنی کتاب عیون الرضا میں امام علی رضا سے حدیث نقل کی ہے کہ جس میں امام رضا نے جناب زید کے قیام کی تائید کی ہے اور اس بات کی کہ جناب زید امامت کا دعوی کرتے تھے، تردید کی ہے اور جناب زید کو اس طرح کے دعوؤں سے بلند قرار دیا ہے۔ (25)

بہر حال نتیجہ اس مختصر سی بحث کا یہ ہے کہ اگر خاندان اہل بیت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے امامت کی مخالفت میں کوئی کھڑا ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ امامت اہل بیت میں نہیں تھی اور اگر ہم اعتراض کرنے والے کے اعتراض کو قبول کر لیتے ہیں تو پھر ہمیں یہ بھی قبول کرنا پڑے گا کہ کیونکہ ابو لہب وغیرہ نے رسول خدا (ص) کی مخالفت کی تھی اسی لیے نعوذ باللہ پیامبر (ص) حق پر نہیں تھے۔ اور یہ بھی قبول کرنا پڑے گا کہ جس طرح اہل سنت جناب ابو بکر کی خلافت کو حق تسلیم کرتے ہیں تو چونکہ جناب محمد بن ابی بکر اور قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جناب ابو بکر کی خلافت کے مسند پر بیٹھنے کی مخالفت کی تو جناب ابو بکر کی خلافت صحیح نہیں تھی کیونکہ ان کے بیٹے اور پوتے نے ان کی مخالفت کی تھی جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت اس طرح کی مخالفتوں پر توجہ نہیں دیتے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ لوگوں کو حق پر تولا جاتا ہے نہ حق کو لوگوں کے رویوں پر۔ لوگوں کی حق سے مخالفت حق کو صحیح یا باطل نہیں کرتی۔

والحمد للہ رب العالمین

1. 121,3المستدرک علی الصحیحین،
2. اس مطلب کو مزید سمجھنے کے لئے دیکھیں سورہ منافقین/1 احزاب/12 آل عمران/154 153 حجرات/16 انفال/1615
3. صحیح بخاری120/8
4. تاریخ الطبری ج3 ص146
5. الفتوح ج1 ص23
6. الفتوح ج1 ص40 ج2 ص415
7. مستدرک حاکم ج3 ص24
8. کنزالایمان ج9 ص555/154
9. مستدرک حاکم ج3 ص125/14/168/165
10. الامامیہ والسیاسیہ ج1 ص13/12
11. شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج17 ص182 وج1 ص159
12. تاریخ طبری حوادث سال سوم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

13. الملل والنحل شہرستانی ص 23 مقدمہ چار شرح ابن ابی الحدید ج 1 ص 109

14. منہاج السنہ ابن تیمیہ ج 8 ص 566

15. صواعق المحرکہ

16. جناب مظفر نے السقیفہ میں لکھا ہے کہ ابو بکر نے نماز پڑھانے کی کوشش پیغمبر (ص) کی وفات کے روز فجر کے وقت کی اور طلوع آفتاب کے وقت ابو بکر "سخ" جا چکے تھے شرح ابن الحدید ج 2 ص 40

17. شرح ابن الحدید ج 9 ص 197 و ج 13 ص 33

18. مسند احمد ج 4 ص 329 صحیح بخاری کتاب شروط ج 2 ص 12/2 الدر المنثور ج 6 ص 77

19. ان نکات کو سید شرف الدین عاملی کی کتاب النص والاجتہاد مین دیکھا جاسکتا ہے

20. الملل والنحل شہرستانی ج 1 ص 58/57

21. سیر اعلام الانبیا ج 19 ص 328

22. مسند احمد ابن حنبل ج 2 ص 328 صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ رقم 7319

23. الدر المنثور ج 5 ص 199 نور الابصار ص 112 تفسیر برہان ج 3 ص 318 شواہد التنزیل ج 2 ص 91/50

24. کفایہ الاثر 304

25. عیون اخبار رضا ج 1 باب 25 ص 241

Presented By: https://jafrilibrary.com